Neher ki sadain

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نہر کی صدائیں

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے ان شآءَ اللّٰہ عزوجل آپ اپنے دل میں مَدنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

"القولُ البدیع" میں ہے، انتِقال کے بعد حضرتِ سیِّدُنا احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنّتی لباس میں ملبوس شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے عرض کیا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ فرمایا، الحمد للہ عزوجل میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا کہ اللہ عزوجل نے میری مغفِرت فرمادی اور مجھے تاج پہنا کر داخلِ جنّت فرمایا۔ **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!** (یعنی حبیب پر دُرود شریف پڑھئے!)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

؎ امیرِ اہلسنت کا یہ بیان شارجہ تا مدینۃ الاولیاء ملتان ۷ جُمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ کو بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا تھا اسے ضَرورتاً ترمیم کے ساتھ تحریراً پیش کیا جارہا ہے۔ احمد رضا ابن عطّار عفی عنہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدُنا کعبُ الْاَحْبار رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی تھے۔ اسلام آوری سے قبل آپ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کا مزارِ فائضُ الانوار متحِدہ عرب امارات ہی کی ایک ریاست "اَلْعَیْن" میں ہے۔ الحمدللہ عزوجل مجھے آپ کے مزارِ پُرانوار پر چند بار حاضری کا شَرَف حاصل ہوا ہے۔

حِکایت یہی سیّدُنا کعبُ الْاَحْبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص (توبہ کرنے کے بعد پھر) ایک فاحِشہ کے ساتھ کالا منہ کر کے جب غسل کرنے کیلئے ایک نہر میں داخل ہوا تو **نہر کی صدائیں** آنے لگیں، "تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تُو نے توبہ کر کے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اب کبھی ایسا نہیں کروں گا۔" یہ سن کر اُس پر رقّت طاری ہوگئی اور وہ روتا چیختا یہ کہتا ہوا بھاگا، "اب کبھی بھی اپنے اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کروں گا۔" وہ روتا ہوا ایک پہاڑ پر پہنچا جہاں ۱۲ بارہ اَفراد اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول تھے یہ بھی ان میں شامل ہوگیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں قَحط پڑا تو نیک بندوں کا وہ قافِلہ غِذا کی تلاش میں شہر کی طرف چل دیا۔ اِتّفاق سے اُن کا گزر اُسی نہر کی طرف ہوا۔ وہ شخص خوف سے تھرّا اٹھا اور کہنے لگا، "میں اس نہر پر نہیں جاؤں گا کیوں کہ وہاں میرے گناہوں **کا** جاننے والا موجود ہے۔ مجھے اُس سے شرم آتی ہے۔ یہ رُک گیا اور ۱۲ بارہ اَفراد نہر پر پہنچے۔ تو **نہر کی صدائیں** آنی شروع ہوگئیں، "اے نیک

بندو! تمہارا رفیق کہاں ہے ؟ اُنہوں نے جواب دیا، وہ کہتا ہے، اس نہر پر میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے اور مجھے اُس سے شرم آتی ہے۔'' نہر سے آواز آئی، ''سبحٰنَ اللہ ! اگر تمہارا کوئی عزیز تمہیں ایذا دے بیٹھے مگر پھر نادِم ہو کر تم سے معافی مانگ لے اور اپنی غَلَط عادت ترک کر دے تو کیا تمہاری اس سے صُلح نہیں ہو جاتی ؟ تمہارے رفیق نے بھی توبہ کر لی ہے اور نیکیوں میں مشغول ہو گیا ہے لہٰذا اب اُس کی اپنے رب عزوجل سے صُلح ہو چکی ہے۔ اسے یہاں لے آؤ اور تم سب یہیں نہر کے کِنارے عبادت کرو۔'' اُنہوں نے اپنے رفیق کو خوش خبری دی اور پھر یہ سب مل کر وہاں مشغولِ عبادت ہو گئے، حتّٰی کہ اُس شخص کا وہاں انتقال ہو گیا۔ اِس پر **نہر کی صدائیں** گونج اٹھیں، ''اے نیک بندو! اسے میرے پانی سے نہلاؤ اور میرے ہی کِنارے دفناؤ تا کہ بروزِ قیامت بھی وہ یہیں سے اٹھایا جائے۔'' چُنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ رات کو اُس کے مزار کے قریب اللہ عزوجل کی عبادت کرتے کرتے سو گئے۔ صبح ان سب کو وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا۔ جب جاگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے مزار کے اطراف میں[2] بارہ سَرْو[1] کے درخت کھڑے ہیں۔ یہ لوگ سمجھ گئے کہ اللہ عزوجل نے یہ ہمارے

[1] ایک مشہور خوبصورت قد آور درخت کا نام ہے جو مَخرُوطی (یعنی گاجر) کی شکل کا ہوتا ہے۔

عفی عنہ

۔ احمد رضا ابن عطار

لئے ہی پیدا فرمائے ہیں، تاکہ ہم کہیں اور جانے کے بجائے ان کے سائے میں ہی پڑے رہیں۔ چُنانچہ وہ لوگ وہیں عبادت میں مشغول ہو گئے۔ جب ان میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا تو اُسی شخص کے پہلو میں دَفْن کیا جاتا۔ حتّٰی کہ سب وفات پا گئے بنی اسرائیل اُن کے مزرات کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے[1] رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

ہر چیز دیکھتی ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! اللہ عزوجل کتنا مہربان اور رحیم و کریم ہے۔ جب کوئی بندہ سچّے دل سے توبہ کرلیتا ہے تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہے۔ اس حِکایت سے یہ بھی درس ملا کہ گناہ کرنے والا اگرچہ لاکھ پردوں میں چُھپ کر گناہ کرے اللہ عزوجل تو مُلاحَظہ فرما ہی رہا ہے۔ ساتھ ہی درودیوار اور بے جان چیزیں بھی دیکھ رہی ہیں بلکہ جسم کے اَعضاء بھی تمام اعمال کو نوٹ کر رہے ہیں۔ اور بروزِ قیامت اَعضاء گواہی دیں گے کہ اِس نے ہمارے ذریعے فُلاں فُلاں گناہ کئے تھے۔ چُنانچہ "سورۂ بنی اسرائیل" میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

(پ ۱۵ آیت ۳۶ بنی اسرائیل)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل سب سے سُوال ہونا ہے۔

[1] روض الریاحین

بار بار توبہ کرو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب گناہ سرزد ہوجائے تو انسان کو چاہیئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلے۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیّت پھر گناہ کر بیٹھے تو پھر توبہ کرلے۔ پھر خطا ہوجائے تو پھر توبہ کرے۔ اللہ عزوجل کی رَحْمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو۔ اُسکی رَحْمت بہت بڑی ہے۔ یقیناً گناہوں کو مُعاف کرنے میں اس کی رَحْمت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بس ہمیں ہردم توبہ واستِغفار جاری رکھنا چاہیئے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے، اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ "یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں" معلوم ہوا توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بہرحال ہمیں بارگاہِ ربِّ ذُوالجلال میں ہردم جُھکا رہنا چاہیئے اور اس کی رَحْمت سے نااُمّید نہیں ہونا چاہیئے۔ رحمت کی بات آئی ہے تو یہ عرض کرتا چلوں کہ مجھے بعض ایسے نادانوں سے بھی سابِقہ پڑا ہے جو کہہ رہے تھے، "جنت میں صِرْف نیکیوں کے ذریعے ہی داخِلہ ملے گا۔ اور جو گناہ کریگا وہ لازِمی طور پر جہنّم میں جائے گا۔ تم یہ جو رَحْمت سے بخشے جانے کا کہتے ہو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔" یقیناً عابِد یعنی عبادت گزار ہونے کے باوُجُود ایسی باتیں وُہی کرتا ہے جو عِلمِ دین سے نابلد ہوتا ہے۔ ورنہ میں اپنی طرف سے ربّ کی رَحْمت کی بات کہاں

کررہا ہوں سنو......! سنو......!! اللہ عزوجل سورۂ زُمَر آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد فرماتا ہے :-

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۝ (پ۲٤ الزُّمَر آیت ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان : تم فرماؤ میرے وہ بندو جنہوں نے (نافرمانیوں کے ذریعے) اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ عزوجل سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے، خدائے رحمٰن عزوجل کا فرمانِ رحمت نشان ہے، سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے بھائی جان حضرتِ مولیٰنا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" کے اندر بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کرتے ہیں :-

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تُو نے جب سے سنا دیا یارب عزوجل!

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یا رب عزوجل

عاجزی کرنے والا کما گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عزوجل کی رحمت بہت بہت ہی بڑی ہے۔ وہ بظاہر کسی چھوٹی سی

ادا پر خوش ہو جائے تو ایسا نوازتا ہے کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ چُنانچہ "رَوضُ الرِّیاحین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحْبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں دُو آدمی مسجِد کی طرف چلے تو ایک مسجِد میں داخِل ہو گیا مگر دوسرے پر خوفِ خدا عزوجل طاری ہو گیا اور وہ باہر ہی کھڑا رہ گیا اور کہنے لگا، "میں گنہگار اس قابِل کہاں جو اپنا گندا وُجُود لے کر اللہ عزوجل کے پاک گھر میں داخِل ہو سکوں۔" اللہ عزوجل کو اس کی یہ عاجِزی پسند آ گئی اور اُس کا نام صِدِّیقین میں دَرج فرما دیا۔ یاد رہے! "صِدّیق" کا دَرَجہ "ولی" اور "شہید" سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

نَدامت کی فضیلت

اِسی طرح کا ایک واقِعہ "رَوضُ الرِّیاحین" میں لکھا ہے، ایک اسرائیلی سے گناہ سرزد ہو گیا۔ وہ بے حد نادِم ہوا اور بے قرار ہو کر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ اُس کا گناہ مُعاف ہو جائے اور پَروَردگار عزوجل راضی ہو جائے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اُس کی نَدامت و بیقراری مقبول ہوئی اور اللہ عزوجل نے اُس کو بھی مقامِ صِدّیقیّت سے نواز دیا۔

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشگوار ہے، اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ۔ یعنی شرمندگی توبہ

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات گناہوں پر ندامت وہ کام کر جاتی ہے جو بڑی سے بڑی عبادت بھی نہیں کر سکتی۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ بھی نہیں کہ عبادت نہ کی جائے۔ یہ سب اللہ عزوجل کی مَشِیَّت پر ہے۔ کبھی ندامت کام کر جاتی ہے تو کبھی عبادت چُنانچہ

روزہ دار ڈاکو

"رَوْضُ الرَّیاحِین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک قافِلہ کے ہمراہ ملکِ شام جارہا تھا۔ راستے میں ڈاکوؤں کی جماعت نے ہمیں لُوٹ لیا اور سارا مال و اَسباب اپنے سردار کے سامنے ڈھیر کر دیا۔ سامان میں ایک شکر اور بادام کی تَھیلی نکلی۔ سارے ڈاکوؤں نے نکال کر کھانا شروع کر دیا مگر اُن کے سردار نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میں نے پوچھا، سب کھا رہے ہیں مگر آپ کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا، میں روزے سے ہوں۔ میں نے حیرت سے کہا، تم لوٹ مار کرتے ہو اور روزہ بھی رکھتے ہو؟ سردار بولا، اللہ عزوجل سے صُلح کیلئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی چاہیئے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کچھ عرصے کے بعد میں نے اُسی ڈاکوؤں کے سردار کو احرام کی حالت میں طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول دیکھا۔ اُس کے چہرے پر عبادات کا نور تھا اور مُجاہَدات نے اُسے کمزور

کر دیا تھا۔ میں نے تعجّب کے ساتھ پوچھا، کیا تم وُہی شخص ہو؟ وہ بولا، ''جی ہاں میں وُہی ہوں اور سنیئے، اُسی رَوزے نے اللہ عزوجل کے ساتھ میری صُلح کروادی ہے۔''

ہر پیر کو روزہ رکھیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر ترک نہیں کر دینا چاہیئے کیا پتا وُہی چھوٹی نظر آنے والی نیکی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے۔ اور ہمارے دُونوں جہاں سنور جائیں۔ اس حِکایت سے نفلی روزے کی بھی اہمیّت معلوم ہوئی۔ اگرچہ ہر ایک کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا۔ مگر کم از کم ہر پیر شریف کا روزہ تو رکھ ہی لینا چاہیئے کہ سنّت ہے۔ دیکھئے نا! اس ڈاکوؤں کے سردار کو روزہ نے کہاں سے کہاں پہنچادیا! روزے کی بَرَکت سے اُس کو ہِدایت بھی ملی اور وِلایت بھی ملی۔

بخشش کا بہانہ

''کیمیائے سعادت'' میں حضرتِ شیخ رکنعانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیّدُنا جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمانے لگے، میری عبادتیں اور رِیاضتیں مجھے کام نہ آئیں۔ البتّہ رات کو اُٹھ کر جو دو رَکعت تہجد پڑھ لیا کرتا تھا اسی کے سبب

مغفرت ہوگئی۔

رَحمتِ حق "بہا" نہ مِی جُوید　　　رَحمتِ حق "بہانہ" مِی جُوید

یعنی اللہ عزوجل کی رَحمت "**بہا**" یعنی قیمت نہیں مانگتی بلکہ اُس کی رَحمت تو "**بہانہ**" ڈھونڈتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی عادت ڈالئے اور خُصوصاً تہجد تو ہرگز نہ چھوڑا کریں۔ کیا معلوم تہجد میں اٹھنے کی مَشَقَّت بارگاہِ ربُّ العزّت میں قَبولیّت پا جائے اور ہماری مغفرت کا بہانہ بن جائے۔

خبردار! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **خبردار!** اس رَحمت بھرے بیان کا مطلب کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ چُونکہ اللہ عزوجل کی رَحمت بہُت بڑی ہے لہٰذا اب نمازیں چھوڑ دو...... رَمَضان کے روزے بھی مت رکھو......T.V. اور V.C.R. کے رُوبرُو بیٹھو اور خوب فلمیں ڈرامے دیکھو...... خوب بدنِگاہی کرو...... اللہ عزوجل کی رَحمت بہُت بڑی ہے اب ماں باپ کو ستانا شروع کردو...... خوب گالیاں بکو...... کثرت سے جھوٹ بولو...... مسلمانوں کی خوب غیبتیں کرو...... مسلمانوں کے دل دکھاؤ...... بداَخلاقی کے سابِقہ سارے ریکارڈ

توڑ دو اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے۔ داڑھی منڈوادو یا خشخشی داڑھی رکھو...... چوری کرو......ڈاکہ ڈالو...... ظلم وستم کی آندھیاں چلادو...... خوب شراب پیو...... نشہ کرو...... جُوا کھیلو بلکہ جُوا اور منشیات کا اڈہ ہی کھول ڈالو......جو جو گناہ ابھی تک نہیں کرپائے وہ بھی کرڈالو کیونکہ اللہ عزوجل کی رحمت بہت بڑی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس طرح کہیں شیطن کان پکڑ کر آپکو اپنی اطاعت میں نہ لگادے۔ اچھّی طرح کان کھول کر یہ بھی سن لو! جہاں اللہ عزوجل رحیم وکریم ہے وہاں جبّار وقہّار بھی ہے۔ جہاں وہ نکتہ نواز ہے وہاں بے نیاز بھی ہے۔ اگر اُس نے کسی چھوٹے سے گناہ پر گرِفت فرمالی تو بُہت مشکل میں پڑجاؤ گے۔ یاد رکھو! یہ طے ہے کہ کچھ مسلمان اپنے گناہوں کے سبب داخِلِ جہنّم بھی ہونگے۔ ہمیں اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ہر وقت لرزاں وترساں رہنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان جہنّم میں جانے والوں کی فِہرِسْت میں ہمارا نام بھی شامل ہو۔

مَدَنی سوچ

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مَدَنی سوچ پر قربان جایئے کہ امّید ہو تو ایسی اور خوف بھی ہو تو ایسا! چنانچہ آپ فرماتے ہیں، "اگر اللہ عزوجل سِوائے ایک کے سب کو جہنّم میں داخل فرمانے والا ہو تو میں امّید کروں گا کہ جہنّم سے محفوظ رہنے والا وہ ایک بندہ میں ہی

ہوں اور اگر اللہ عزوجل سب بندوں میں سے صِرْف ایک کو داخِلِ جہنّم فرمانے والا ہو تو میں خوف کروں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم میں داخِل ہونے والا وہ ایک ہی بندہ میں ہوں۔ بَہرحال اللہ عزوجل کی رَحْمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہیئے اور اس کے قہر و غضب سے بے خوف بھی نہیں رہنا چاہیئے۔

بندوق کی ایک گولی......

میں اپنی بات عقلی دلیل سے سمجھاتا ہوں۔ مَثَلاً اس وقت اس اجتماع میں دَس ہزار اسلامی بھائی موجود ہوں اور کوئی دَہشت گرد اوپر کی کھڑکی میں پستول لیکر کھڑا ہو جائے اور اعلان کرے میں صِرْف ایک گولی چلاتا ہوں اگر لگے گی تو صِرف ایک ہی کو لگے گی باقیوں کو کچھ نہیں کہوں گا۔ کیا خیال ہے؟ صِرْف ایک ہی کو تو گولی لگنی ہے! کیا بقیّہ نو ہزار نو سو ننانوے اسلامی بھائی بے خوف ہو جائیں گے؟ ہر گز نہیں ہر ایک اس خوف سے بھاگ کھڑا ہو گا کہ کہیں وہ کسی ایک کو لگنے والی گولی مجھے ہی نہ آ لگے۔ اُمّید ہے میری بات سمجھ میں آ گئی ہو گی۔

آگ کی جوتیاں

یاد رکھیئے! یہ طے شدہ اَمْر ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنّم میں داخِل کئے جائیں گے تو آخر ہر مسلمان اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں مجھے بھی جہنّم میں نہ ڈال دیا جائے۔ خدا عزوجل کی

قسم ! بندوق کی گولی کی تکلیف جہنّم کے عذاب کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ مُعَذَّب کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس کی گرمی اور تپش سے اُسکا دِماغ پتیلی کی طرح کھَولتا ہوگا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھی پر ہے۔ اسکو اگر کہا جائے کہ ساری دنیا اور اس میں جو کچھ مال و دولت وغیرہ ہے وہ سب تیری ملک کر دیا جائے تو کیا تُو عذاب سے چُھٹکارا پانے کیلئے یہ دنیا اور سارا مال فِدیہ میں دے دیگا ؟ تو وہ چِلّا اٹھے گا، سارا مال و اَسباب دے دوں گا اگر کہیں یہ آگ کی جوتیاں میرے پاؤں سے نکلتی ہوں تو۔ بس کسی طرح اس عذاب سے مجھے چھٹکارا مل جائے۔

کیا سب سے ہلکا عذاب برداشت ہوجائے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! سوچو ! بار بار سوچو ! ! اگر کسی چھوٹے سے گناہ کے سبب یہی سب سے چھوٹا اور ہلکا عذاب کسی پر مُسَلَّط کر دیا گیا تو اُس کا کیا بنے گا ؟ مثلاً کسی کو گالی دی حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے پھر بھی اگر اس جُرم کی پاداش میں سب سے ہلکا عذاب ہی ہو گیا تو کیا ہو گا ؟ ماں باپ کو ستانے کے جُرم میں کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے مگر اس جُرم پر بھی اگر سب سے ہلکا عذاب ہی ہو جائے تو اس کی

برداشت کس میں ہے ؟اِسی طرح روزمرّہ کئے جانے والے گناہوں پر غور کرتے چلے جائیے۔ جُھوٹ بولنے کے سبب، کسی کی غیبت کرنے کے سبب، چُغلخوری کے سبب، حرام روزی کمانے کے سبب، نشہ کرنے کے سبب، فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کے سبب، گانے باجے سُننے کے سبب۔ بلکہ T.V. پر صرف عورت سے خبریں سننے کے سبب اگر سب سے ہلکا عذاب ہو گیا تو کیا ہو گا ؟وہ عورت بھی کتنی بدنصیب ہے جو چند سِکّوں کی خاطر T.V. پر آکر خبریں سناتی ہے۔ کاش !اُس کو یہ اِحساس ہو جاتا کہ میرے ذریعے لاکھوں مَرْد بدنگاہی کا گناہ کر کے ،اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کر کے اپنی آنکھوں میں جہنّم کی آگ بھرنے کا سامان کر رہے ہیں۔ اور اس سبب سے میں خود بھی بہت زیادہ گنہگار ہو رہی ہوں !بَہَر حال جو اس طرح اپنے دل کو بہلاتا ہے کہ میں نے تو صِرف خبروں کے لئے T.V. رکھا ہے۔ وہ کان کھول کر سن لے کہ مرد کا اَجنبِیہ عورت کو دیکھنا حرام ہے اور عورت بھی اجنبی مرد کو دیکھے یہ حرام ہے تو اگر T.V. پر صِرْف خبریں دیکھنے ،سننے کے سبب ہی جہنّم کا ہلکا عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا اور آگ کی جُوتیاں پہنادی گئیں تو کیا کرو گے ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو !اپنے آپ کو کم از کم چھوٹے اور ہلکے عذاب سے ہی ڈرادو حالانکہ جہنّم میں ایک سے ایک خوفناک عذاب ہیں اگر ان عذابوں کی مختصر

سی جھلک معلوم کرنا چاہو تو میرا تحریری بیان ''پُراَسرار خزانہ'' پڑھ لو یا اس کا کیسیٹ سن لو شاید خوفِ خُدا عزوجل سے آپکے رُونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ یہی ذِہن بنالو کہ اگر بغیر شرعی مُعْذر کے میں نے نماز کی جماعت ترک کردی۔ اور یہ سب سے ہلکا عذاب دیدیا گیا تو کیا ہوگا! اگر بے پردگی کرلی۔ اپنی بھابھی سے بے تکلّفی کی یا اس کو قصداً دیکھا، اسی طرح چچی، تائی، مُمانی، سالی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچازاد یا تایازاد سے پردہ نہ کیا ان کے سامنے بِلا تکلُّف آتے جاتے رہے ان کو دیکھتے رہے ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے اور ان جرائم میں سے کسی ایک جُرم کی پاداش میں اگر پاؤں میں آگ کی جوتیاں ڈالدی گئیں تو کیا بنے گا؟ جی ہاں بھابھی، چچی، تائی مُمانی وغیرہ وغیرہ جن کا تذکرہ ہوا یہ سب اَجنبیہ اور غیر عورتیں ہیں ان سے اور ہر اُس عورت سے شریعت نے پردے کا حکم دیا ہے جن سے شادی ہو سکتی ہے۔

تباہی کی صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ عزوجل کی رَحمت سے مایوس بھی نہیں رہنا چاہیئے اور اس کے قہر و غضب سے بے خوف بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ دُونوں ہی صورتوں میں تباہی ہے۔ اگر کوئی رَحمتِ خُداوندی عزوجل سے مایوس ہو گیا وہ بھی ہلاک ہوا اور جو

گناہوں پر دلیر ہو گیا اور پکڑ میں آ گیا تو وہ بھی برباد ہوا۔ بَہَر حال غیرت و مُرُوَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس پروردگار عزوجل نے محض اپنے فضل و کرم سے ھمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُس کی اِطاعت کی جائے اور اس کے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ کرم سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے اُن کی سنّتوں کو اپنایا جائے۔ اِسی میں ھمارے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب! عزوجل
نیک کب اے مِرے اللہ! عزوجل بنوں گا یارب! عزوجل
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا!
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب! عزوجل
عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب! عزوجل